https://farid.ps/articles/germany_loves_genocide/ur.html

ونڈہوک سے غزہ تک: جرمنی کی مجرمانہ شرکت کی تسلسل اور "Nie wieder" کے وعدے کی توڑ

جرمنی کا نسل کشی سے تعلق صرف تاریخی نہیں؛ یہ وجودی ہے۔ قوم کی جدید شناخت یاد، توبہ اور **„Nie wieder"** — **„کبھی نہیں دوبارہ"** — کے وعدے پر مبنی ہے۔ تاہم، 21ویں صدی میں، جب اسرائیل غزہ کے خلاف تباہ کن جنگ چلا رہا ہے جسے بڑھتی ہوئی تعداد میں ریاستیں، ادارے اور وکلاء نسل کشی تسلیم کر رہے ہیں، جرمنی ایک بار پھر جرائم میں ملوث ہو جاتا ہے — اس بار سہولت کار کے طور پر۔

سخریہ ہے کہ وہ ریاست جو نسل کشی کی روک تھام کو اپنی اخلاقی بنیاد بناتی ہے، اب ایک ایسی مہم کو ہتھیار اور تحفظ فراہم کر رہی ہے جو بالکل وہی الزام لے کر چل رہی ہے۔ جرمنی کی المیہ تاریخ کی تکرار میں نہیں، بلکہ **"کبھی نہیں دوبارہ" کے معنی کی غلط تشریح** میں ہے۔ جو چیز ماس ڈسٹرکشن کی روک تھام کا عالمگیر عہد تھی، وہ ایک تنگ حکم میں سخت ہو گئی: **یہودیوں کو کبھی دوبارہ نقصان نہ پہنچانا** — چاہے اس کا مطلب دوسروں کو نقصان پہنچانے کو نظر انداز کرنا یا سہولت فراہم کرنا ہو۔

نسل کشی کی جدیدیت کے نوآبادیاتی ماخذ

جدید دور کی طرف جرمنی کا راستہ نوآبادیاتی تشدد سے ہموار تھا۔ 1904 سے 1908 کے درمیان، جنوب مغربی افریقہ (موجودہ نمیبیا) پر حکمرانی کے دوران، جنرل لوثار وون ٹروتھا کی قیادت میں جرمن فورسز نے نوآبادیاتی استحصال کے خلاف بغاوت کے بعد دسیوں ہزار ہریرو اور ناما کو ختم کر دیا۔ بچ جانے والوں کو صحرا میں مرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا یا **شارک آئی لینڈ** جیسے حراستی کیمپوں میں قید کر دیا گیا، جہاں وہ بھوک، جبری مشقت اور طبی تجربات کا شکار ہوئے۔

مورخین اسے **20ویں صدی کا پہلا نسل کشی** سمجھتے ہیں، اور ہولوکاسٹ کے ساتھ تسلسل ناقابل تردید ہیں۔ نسلی جھوٹی سائنس، بیوروکریٹک قتل اور حراستی کیمپوں نے نمیبیا میں ابتدائی اظہار پایا۔ قتل شدہ ہریرو اور ناما کی کھوپڑیوں پر "نسلی مطالعات" کرنے والا یوجین فشر، بعد میں نازیوں کے تحت ایک سرکردہ یوجینک بن گیا اور **Mein Kampf** میں حوالہ دیے گئے نظریات سکھائے۔

ہریرو-نامہ نسل کشی کوئی انحراف نہیں تھا، بلکہ ماڈل تھا—تباہ کن جدیدیت کا نوآبادیاتی تجربہ۔ نسلی درجہ بندی کی منطق، ایک بار بیرون ملک برآمد ہونے کے بعد، آخر کار یورپ واپس آئی، ہولوکاسٹ کے طور پر صنعتی اور مشینی بن گئی۔

ہولوکاسٹ اور ذمہ داری کی میراث

1945 کے بعد جرمنی نے گہرا احتساب کیا۔ ہولوکاسٹ جدید تہذیب کا مرکزی صدمہ بن گیا، اور جرمن **Vergangenheitsbewältigung**—ماضی سے لڑائی—نے اس کی سیاسی اور اخلاقی نشاۃ ثانیہ کی تعریف کی۔ نئی وفاقی جمہوریہ انسانی وقار کو لنگر انداز کرنے والی آئین پر قائم ہوئی اور نسل کشی کی تشدد کی تکرار کی روک تھام کی واضح ذمہ داری اپنائی۔

تاہم، وقت کے ساتھ اس سبق کی عالمگیریت تنگ ہو گئی۔ ہولوکاسٹ کی انفرادیت، تمام ستائے ہوئے لوگوں کے ساتھ یکجہتی کو متاثر کرنے کے بجائے، یہودیوں اور اسرائیل کے لیے خصوصی ذمہ داری کے اصول میں سخت ہو گئی۔ مسلسل جرمن حکومتوں نے اسرائیل کی سلامتی کو **Staatsräson**—ریاستی وجہ—قرار دیا اور اخلاقی توبہ کو اسٹریٹجک اتحاد میں تبدیل کر دیا۔

یہ ترقی "کبھی نہیں دوبارہ" کو عالمگیر ممنوعہ سے **قومی نیوروسس** میں تبدیل کر گئی، جہاں یہودیوں کے لیے تاریخی جرم دوسروں—خاص طور پر فلسطینیوں—کے لیے ہمدردی کو سایہ کر دیتا ہے۔ اخلاقی ریفلیکس عکاسی کی بجائے دفاعی، اصولی کی بجائے پرفاریٹو ہو گیا۔

غزہ اور "کبھی نہیں دوبارہ" کی الٹ

اکتوبر 2023 میں شروع ہونے والی اسرائیل کی غزہ فوجی مہم نے دسیوں ہزار شہریوں کو ہلاک کر دیا اور انسانی تباہی کا باعث بنی۔ جنوبی افریقہ، برازیل، ترکی اور بولیویا جیسی ریاستیں اور اقوام متحدہ کی اپنی تحقیقاتی کمیٹی نے اسرائیل کے اقدامات کو بین الاقوامی قانون کے تحت نسل کشی قرار دیا۔

تاہم جرمنی اسرائیل کے سب سے مستقل محافظوں میں سے ایک رہا۔ یہ ہتھیاروں کی برآمد کی منظوری دیتا رہا، سفارتی کور فراہم کرتا رہا اور اندرونی مخالفت کو دباتا رہا۔ 2025 میں چانسلر فریڈرچ مرٹز نے غزہ میں استعمال ہونے والے ہتھیاروں کی فراہمی کی محدود معطلی کا اعلان کیا، لیکن صرف مسلسل عالمی تنقید اور اندرونی احتجاج کے بعد۔ اس دوران جرمنی نے فلسطین نواز مظاہروں کو دبا دیا، فنکاروں اور اکیڈمکس کو سنسر کیا اور فلسطینی حقوق کے دفاع کو یہود دشمنی سے الجھا دیا۔

اصل میں جرمنی نے اپنے تاریخی وعدے کی دوبارہ تشریح کی۔ "کبھی نہیں دوبارہ" اب "کسی بھی قوم کے لیے کبھی نہیں دوبارہ" کا مطلب نہیں رکھتا — یہ "یہودیوں کا سامنا کبھی نہ کرنا" کا مطلب ہے۔ نتیجہ اخلاقی الٹ ہے: قوم جو ایک وقت نسل کشی کی روک تھام کا وعدہ کرتی تھی، اب ایک میں شرکت کو عقلی بناتی ہے۔

"اسکول یارڈ بلّی" کی مشابہت: اخلاقی نفسیات کی گریز

جرمنی کی پوزیشن اسکول یارڈ بلّی کی نفسیات سے مشابہت رکھتی ہے جو لڑائی میں ذلت کے بعد اس حریف کو دوبارہ چیلنج نہ کرنے کی قسم کھاتا ہے — اخلاقی بیداری سے نہیں، بلکہ خوف سے۔ تشدد کو مکمل طور پر ترک کرنے کی بجائے، بلّی صرف جارحیت کو کمزور نظر آنے والوں کی طرف موڑ دیتا ہے۔

اس مشابہت میں اسرائیل ناقابلِ چھو جنگجو ہے، ہمیشہ کے لیے تنقید سے ماورا؛ فلسطینی اور ان کے حامی نئے قابل قبول اہداف بن جاتے ہیں۔ جرمنی، اپنے ماضی کے صدمے سے، عکاسی کو گریز سے بدل دیتا ہے۔ اس کی تاریخی جرم اخلاقی بزدلی میں تبدیل ہو جاتی ہے: یہ طاقت کا مقابلہ نہیں کرے گا جب وہ طاقت اس کی اپنی سابقہ متاثرین کی اخلاقی آڑ میں لپٹی ہو۔

سخر تلخ ہے۔ ایک نسل کشی کا مرتکب نہ ہونے کی کوشش میں، جرمنی ایک دوسرے کا شریک جرم بننے کا خطرہ مول لیتا ہے۔

جرمنی کی واحد مداخلت: جرم سے سرپرستی تک

نکاراگوا بمقابلہ جرمنی میں مدعا علیہ بننے سے پہلے، برلن نے پہلے ہی جنوبی افریقہ بمقابلہ اسرائیل میں تاریخ کی غلط طرف خود کو رکھا تھا۔ جنوری 2024 میں جرمنی دنیا کا واحد ملک بن گیا جس نے بین الاقوامی عدالت انصاف میں اسرائیل کے حق میں رسمی مداخلت کی، نسل کشی کنونشن کے تحت اپنی ذمہ داریوں کا حوالہ دیتے ہوئے — نسل کشی روکنے کے لیے نہیں، بلکہ اسے کرنے کے الزام میں ایک ریاست کا دفاع کرنے کے لیے۔

علامت تیز تھی۔ جبکہ عالمی جنوب کا بیشتر حصہ جنوبی افریقی کیس کے پیچھے جمع ہوا، جرمنی عالمی طاقتوں میں تنہا کھڑا تھا اور "کبھی نہیں دوبارہ" کو انکار کی توجیہہ کے طور پر استعمال کر رہا تھا۔ یہاں تک کہ امریکہ اور برطانیہ — اسرائیل کے قریب ترین سیاسی اتحادی — عدالت میں پیش ہونے سے گریزاں رہے۔

اس لمحے میں جرمنی، نجات کی تلاش میں پوسٹ نسل کشی قوم سے ایک دوسرے کے جرائم کے لیے سزا سے استثنیٰ کی سرپرستی میں تبدیل ہو گیا۔ اشارہ قانونی سے زیادہ شناخت تھا: ہولوکاسٹ جرم کی اسرائیلی طاقت کا ڈھال بننے والی اخلاقی

پروجیکشن کا عمل۔

قانونی احتساب: نکاراگوا بمقابلہ جرمنی

مارچ 2024 میں **نکاراگوا نے بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ) میں مقدمہ دائر کیا** اور جرمنی پر غزہ جنگ کے دوران اسرائیل کو ہتھیاروں کی فراہمی اور سیاسی حمایت سے نسل کشی کنونشن کی خلاف ورزی کا الزام لگایا۔ اگرچہ ICJ نے اپریل 2024 میں ایمرجنسی اقدامات جاری کرنے سے انکار کر دیا، لیکن کیس کو مسترد نہیں کیا، جو میرٹس پر جاری ہے۔

یہ کارروائی تاریخی طور پر بے مثال ہے: عالمی جنوب کی ایک ریاست نسل کشی کنونشن کو براہ راست مرتکب کے علاوہ ایک طاقتور اتحادی پر بھی लागو کرتی ہے جس پر شرکت کا الزام ہے۔ یہ جانچتی ہے کہ کیا نسل کشی کی روک تھام کی ذمہ داری **سہولت کاروں** پر بھی برابر लागو ہوتی ہے۔

جرمنی کا دفاع قانونی رسمیت پر مبنی ہے — اصرار کرتے ہوئے کہ اس کی ہتھیار برآمد قانونی ہے اور ایک قوم کو تباہ کرنے کی نیت نہیں ہے۔ لیکن عدالت کو درپیش سوال اخلاقی بھی اتنا ہی ہے جتنا قانونی: کیا ایک ریاست نسل کشی کی یاد کو بلاتے ہوئے جاری ایک کی مادی حمایت کر سکتی ہے؟

شرکت کی تسلسل

وقت کے ساتھ جرمنی کی شرکت ایک پیٹرن کی پیروی کرتی رہی۔

- نمیبیا میں اس نے تباہی کو نظم کی بحالی کے طور پر جائز قرار دیا۔
- ہولوکاسٹ میں اس نے قتل کو نسلی پاکیزگی کے دفاع کے طور پر بیوروکریٹک بنایا۔
- غزہ میں اس نے ایک دوسرے کی تباہی کو تاریخی کفارہ کے دفاع کے طور پر قانونی بنایا۔

ہر کیس میں اخلاقی عقلیت پسندی ساختمانی تشدد کو چھپاتی ہے۔ ہر کیس میں "سیکورٹی" اور "ڈیوٹی" کو انسانی تباہی کی معافی کے لیے بلایا جاتا ہے۔

پوسٹ نوآبادیاتی تھیورسٹ اچیل ممبے کے مطابق، **یورپ کی اپنی تشدد کی یاد اکثر نئی تشدد کی توجیہہ بن جاتی ہے۔** جرمنی کا اخلاقی لغت — نسل کشی، یاد، ذمہ داری — اندرونی رخ ہے، عالمگیر انصاف کی بجائے قومی نجات کی خدمت کرتا ہے۔

عالمگیر "کبھی نہیں دوبارہ" کی بحالی

اپنے معنی واپس حاصل کرنے کے لیے، "کبھی نہیں دوبارہ" کو اپنی عالمگیریت میں بحال کیا جانا چاہیے۔ ہولوکاسٹ سے بچ جانے والے پریمو لیوی اور ہانا آرینڈٹ نے کبھی نہیں چاہا کہ یاد ایک گروپ کی تکلیف کو دوسرے پر مقدس بنائے۔ ان کے لیے آوشوٹز صرف یہودی وکٹمائزیشن کا یادگار نہیں تھا، بلکہ انسانی وقار کی نازکیت کی تنبیہ تھا۔

جیسا کہ لیوی نے لکھا: "یہ ہوا، لہذا یہ دوبارہ ہو سکتا ہے ۔" اخلاقی لازمی یہ تھا کہ یہ نہ ہو — کسی کے ساتھ بھی۔

جرمنی کا آگے کا راستہ یہ سمجھنے میں ہے کہ توبہ ریاست کی وفاداری نہیں، بلکہ اصول کی وفاداری ہے۔ فلسطینیوں کے لیے انصاف کی حمایت یہودی تکلیف کی یاد کو دھوکہ نہیں دیتی؛ یہ اسے عزت دیتی ہے۔ "کبھی نہیں دوبارہ" کا حقیقی سبق یہ ہے کہ نسل کشی، جہاں کہیں برداشت کی جائے، انسانیت کو ہر جگہ خطرے میں ڈالتی ہے۔

نتیجہ

جرمنی کا نسل کشی سے سامنا مکمل ہونے سے دور ہے۔ نمیبیا کے صحراؤں سے یورپ کے حراستی کیمپوں تک، اور اب غزہ کے کھنڈرات تک، وہی اخلاقی سوال برقرار ہے: کیا جرمنی اپنی تاریخ سے سیکھے گا یا اسے نئی شکلوں میں دہرائے گا؟

"کبھی نہیں دوبارہ" کی غلط تشریح — وفاداری کی قسم کی بجائے عالمگیر ممنوعہ کے طور پر — نے یاد کو شرکت میں تبدیل کر دیا۔ اسکول یارڈ کی مشابہت کو پیرافریز کرتے ہوئے: سبق "اس حریف سے کبھی دوبارہ نہ لڑنا" نہیں، بلکہ "کبھی دوبارہ بلّی نہ بننا۔"

پچھتر سالوں سے جرمنی نے ہولوکاسٹ کے جرائم کے لیے اسرائیل کو معاوضہ ادا کیا — اخلاقی اور مادی بحالی کا عمل جو تاریخ کو برداشت کے قابل بنانے کی کوشش کرتا تھا۔ تاہم، اگر بین الاقوامی عدالت انصاف آخر کار یہ طے کرتی ہے کہ جرمن حمایت نے غزہ میں نسل کشی کی سہولت فراہم کی، تو سخر تباہ کن ہوگی: وہ ریاست جو ایک وقت یہودیوں کے خلاف نسل کشی کے لیے معاوضہ ادا کرتی تھی، فلسطینیوں کے خلاف نسل کشی کے لیے معاوضہ ادا کرنے پر مجبور ہو سکتی ہے۔

اس صورت میں جرمنی کی کفارہ ایک مکمل دائرہ مکمل کر لے گی — ثبوت کہ تاریخ، جب واقعی سامنا نہ کیا جائے، ادائیگی کو بار بار مانگنے کا طریقہ رکھتی ہے۔ صرف "کبھی نہیں دوبارہ" کو اس کی عالمگیر معنی میں بحال کر کے — کسی کے لیے کبھی نہیں دوبارہ — جرمنی یہ چکر آخر کار توڑ سکتا ہے اور انسانیت سے اپنا وعدہ پورا کر سکتا ہے۔

حوالہ جات

بین الاقوامی عدالت انصاف (ICJ)

- **نسل کشی جرائم کی روک تھام اور سزا کے کنونشن کا اطلاق (جنوبی افریقہ بمقابلہ اسرائیل)**، عبوری اقدامات کا حکم، 26 جنوری 2024۔
- **وفاقی جمہوریہ جرمنی کی مداخلت کا اعلان (جنوبی افریقہ بمقابلہ اسرائیل)**، 12 جنوری 2024 کو جمع کرایا گیا۔
- **غزہ پٹی میں نسل کشی کنونشن کی خلاف ورزیوں کا الزام کیس (نکاراگوا بمقابلہ جرمنی)**، 1 مارچ 2024 کو جمع کرائی گئی درخواست؛ عبوری اقدامات کا حکم، 30 اپریل 2024۔
- ICJ پریس ریلیز نمبر 2024/13، 2024/17 اور 2024/25۔

اقوام متحدہ اور بین الاقوامی ادارے

- مقبوضہ فلسطینی علاقے پر اقوام متحدہ کی آزاد بین الاقوامی تحقیقاتی کمیٹی، **غزہ کی صورتحال پر رپورٹ**، 16 ستمبر 2025۔
- اقوام متحدہ کی اسرائیلی طریقوں پر خصوصی کمیٹی، رپورٹ **A/79/450**، 14 نومبر 2024۔
- اسلامی تعاون تنظیم (OIC)، اختتامی اعلامیہ، 6 دسمبر 2023۔
- خلیج تعاون کونسل (GCC)، سربراہی اعلامیہ، 1 دسمبر 2024۔
- اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی، **لفظی ریکارڈ، صدر گستاوو پیٹرو (کولمبیا) کا بیان**، 23 ستمبر 2025۔

ریاستیں اور حکومتیں

- جمہوریہ جنوبی افریقہ، **کارروائی شروع کرنے کی درخواست**، 29 دسمبر 2023، ICJ۔
- جمہوریہ ترکی، **جنوبی افریقہ بمقابلہ اسرائیل میں مداخلت کا اعلان**، 7 اگست 2024۔
- جمہوریہ نکاراگوا، **کارروائی شروع کرنے کی درخواست (نکاراگوا بمقابلہ جرمنی)**، 1 مارچ 2024، ICJ۔
- برازیل، کولمبیا، سعودی عرب، ملائیشیا، انڈونیشیا اور بولیویا کی حکومتوں کے بیانات (2023–2025)۔

انسانی حقوق اور قانونی ادارے

- ایمنسٹی انٹرنیشنل، **اسرائیل / مقبوضہ فلسطینی علاقے: غزہ میں بھوک کو جنگ کے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے**، رپورٹیں اور پریس ریلیز، جنوری–ستمبر 2025۔
- ہیومن رائٹس واچ، „**مٹا دیا گیا: اسرائیل کی غزہ میں نسل کشی کی کارروائیاں**“، 19 دسمبر 2024۔
- یورپی سینٹر فار کنسٹی ٹیوشنل اینڈ ہیومن رائٹس (ECCHR)، **قانونی رائے: غزہ میں نسل کشی میں جرمنی کی شرکت**، 10 دسمبر 2024۔
- انٹرنیشنل فیڈریشن فار ہیومن رائٹس (FIDH)، **غزہ میں نسل کشی پر بیان**، 2025۔
- انٹرنیشنل ایسوسی ایشن آف جینوسائیڈ اسکالرز (IAGS)، قرارداد، 31 اگست 2025۔
- بیٹسیلیم، **ہماری نسل کشی: اسرائیل کی غزہ کے خلاف جنگ 2023–2025**، 2025۔
- ڈاکٹرز فار ہیومن رائٹس – اسرائیل (PHRI)، **غزہ میں صحت اور نسل کشی**، 2025۔
- الحق، **غزہ میں نسل کشی کی کارروائیوں کا ریکارڈ**، 2024–2025۔
- یورو-میڈ ہیومن رائٹس مانیٹر، پریس ریلیز اور صورتحال رپورٹیں، 2024–2025۔
- میڈیکو انٹرنیشنل، **غزہ پر انٹرویوز اور ایڈوکیسی فنکشنز**، 2025۔

اکادمک اور تجزیاتی کام

- اچیل ممبے، **سیاہ عقل کی تنقید** (2017) اور **نیکروپولیٹکس** (2019)۔
- ہانا آرینڈٹ، **ٹوٹلٹیریزم کے ماخذ** (1951)۔
- پریمو لیوی، **ڈوبنے والے اور بچ جانے والے** (1986)۔
- یورگن زیمرر اور جوآخم زیلر (ایڈیٹرز)، **جرمن جنوب مغربی افریقہ میں نسل کشی: 1904–1908 نوآبادیاتی جنگ اور اس کے نتائج** (2008)۔
- ایزابیل ہل، **مطلق تباہی: امپیریل جرمنی میں فوجی ثقافت اور جنگی طریقے** (2005)۔

میڈیا کوریج

- **دی گارڈین**، „ICJ نے جرمنی کو اسرائیل کو ہتھیار فروخت روکنے کا حکم دینے کی درخواست مسترد کر دی“، 30 اپریل 2024۔
- رائٹرز، „عالمی عدالت نے جرمن ہتھیاروں کی اسرائیل برآمد پر ایمرجنسی اقدامات مسترد کر دیے“، 30 اپریل 2024۔

- **فنانشل ٹائمز**، „جرمن مرٹز: اسرائیل کی غزہ میں کارروائیاں اب جائز نہیں“، 3 مئی 2025۔
- **لی مونڈ**، „جرمن چانسلر مرٹز کو اسرائیل کو ہتھیاروں کی فراہمی معطل کرنے کی توجیہہ کرنے پر مجبور کیا گیا“، 12 اگست 2025۔
- **ٹائم میگزین**، „جرمنی نے غزہ سے متعلق ہتھیاروں کی فروخت اسرائیل کو معطل کر دی جبکہ قبضہ کا منصوبہ عالمی ردعمل کو جنم دیتا ہے“، اگست 2025۔
- **الجزیرہ**، „نمیبیا، غزہ اور نسل کشی پر جرمنی کی منافقت“، 20 فروری 2024۔
- **اے پی نیوز**، „جرمنی نے غزہ میں استعمال کے لیے اسرائیل کو فوجی برآمد روک دی“، اگست 2025۔
- **ڈوئچے ویلے**، „جرمنی نے ICJ میں اسرائیل کی حمایت میں رسمی مداخلت کی“، جنوری 2024۔
- **واشنگٹن پوسٹ**، „جرمنی واحد ملک ہے جو عالمی عدالت میں اسرائیل کے ساتھ شامل ہوا“، جنوری 2024۔